Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ رجمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۳ ہش ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے جیسی ہی ہے کوئی خاص فرق نہیں پڑا

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات شدید سردرد شروع ہو جانے کے باعث بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۹ ہجرت۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ آپریشن کی جگہ زخموں میں ابھی تک شدید درد ہے نیز شدید گھبراہٹ کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آپ کی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک فرماتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"بہت دعا کریں۔ میں بھی سب کے لئے دعا کر رہی ہوں خطوط کے جواب لکھوانے سے بھی آجکل معذور اور مجبور ہوں۔ مبارکہ"

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و سیرالیون عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحتیاب فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کی خاطر نقصان روا نہیں رکھتا وہ کسی اجر کا مستحق نہیں

جس قدر کوئی دکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوگا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا

"انسان ایک کارِ خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا مزاحم ہو اور بددیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاویگا۔

دُنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اُس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے جس قدر کوئی دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہوگا اُتنا ہی اُسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اُس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اِس جماعت میں داخل ہیں اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو اُن میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا؟ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ تب تمیز ہوگی۔ دُنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جورِ نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اِس لئے اگر کوئی ایسا موقع ہاتھ آجاوے تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۸، صفحہ ۱۱۹)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے ایک عظیم منصوبہ

حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے سامنے غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" پیش فرمایا ہے اس کے سلسلہ میں حضور نے امراءِ جماعتہائے احمدیہ کو ارشاد فرمایا:۔

"وعدوں کا کام قریباً مکمل ہو چکا ہے اب ان رقوم کی بروقت وصولی کا سوال ہے۔ فروری ۷۵ء تک ہم نے وعدوں کا ۱/۸ ضرور انشاء اللہ وصول کرنا ہے۔"

(شعبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۳ھش

زوالِ اُمّت کا بنیادی سبب اور اس کا ازالہ

اِس آخری زمانہ میں اُمّتِ مسلمہ کے زوال و اضمحلال کا بنیادی سبب ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں نے قرآن کو کتاب مہجور بنا چھوڑا اور اس پر عمل کرنا یکسر چھوڑ دیا۔ اِس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

مسلمانو! یہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا

اِس ادبار کو دُور کرکے کھوئے ہوئے عروج و اقبال کو از سرِ نو حاصل کرنے کا ایک ہی طریق تھا کہ شریعت کا قیام از سرِ نو عمل میں آتا اور مسلمانوں کو از سرِ نو قرآن مجید کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا کرایا جاتا۔ چنانچہ اِسی غرض کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں اپنے اُس مسیح موعود کو مبعوث فرمایا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنی اُمّت کو خبر دی تھی کہ صدیوں کے زوال و اضمحلال کے بعد جب میرا وہ فرزند جلیل مبعوث ہوگا تو یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ یعنی وہ دینِ اسلام کو دُنیا بھر میں از سرِ نو زندہ کر دکھائے گا اور شریعتِ حقّہ یعنی قرآن مجید کی تعلیم کو پھر سے قائم کرے گا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من جانب اللہ دنیا میں مبعوث ہوکر اپنے آنے کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کرکے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرماکر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پُوری کرے اور اِسی ارادہ کی وجہ سے خداوند کریم نے اِس عاجز کو یہ توفیق دی کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپے کا اشتہار کتاب کے ساتھ شائع کیا گیا اور دشمنوں اور مخالفوں کی شہادت سے آسمانی نشان پیش کئے گئے اور ان کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا تا کوئی دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہ رہے اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہوجائے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۴، ۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

غرض بعثت کی وضاحت کرنے اور اس کے ایک پہلو یعنی یحی الدّین کی تکمیل پر روشنی ڈالنے کے بعد آپؑ نے تمام مخالفین اسلام کو چیلنج کرتے ہوئے ببانگِ دہل اعلان فرمایا:۔

"میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کرسکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کرسکے۔ میں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملّتیں ہلاک ہوجائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہوگا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اِس مہتم بالشان طریق پر اسلام کو زندہ کرنے اور اس کا درخشندہ و تابندہ عملی ثبوت مہیا کرنے کے بعد آپؑ نے یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کا کارنامہ سرانجام دینے کی غرض سے خدائی حکم کے ماتحت ایسے مخلص اور فدائی انسانوں کی جماعت قائم کی جو قرآنی تعلیم کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہوکر اِس تعلیم کو تبلیغ و اشاعت اور اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلائیں اور رُوئے زمین کے تمام انسانوں کو اِس تعلیم کا گرویدہ بناکر اُن کی زندگیوں کو بھی اس کے سانچوں میں ڈھالنے کا کارنامہ سرانجام دیں۔ چنانچہ آپؑ نے اپنے متبعین یعنی افرادِ جماعتِ احمدیہ پر قرآن مجید کی عظمت و اہمیت واضح کرکے اس کے علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور اس کی تعلیمات کو حرزِ جان بنانے اور ان کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہونے کی اِس شدّ و مدّ کے ساتھ تلقین فرمائی اور پھر اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ قرآنی تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر ان کے وجودوں میں نظر آنے لگی۔ آپؑ نے ان پر قرآن مجید کی عظمت اور اسے حرزِ جان بنانے اور بلا استثناء اس کے ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اسکے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے، اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۸، ۳۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپؑ نے ایک ایسے وقت میں (جبکہ مسلمانوں نے بالعموم قرآن مجید کی طرف سے مُنہ موڑ رکھا تھا۔ اور اِس اعراض کے نتیجہ میں وہ دن بدن قعرِ مذلت میں گرتے چلے جارہے تھے) قرآن سے پیار کرنے والی، اِس پر عمل پیرا ہونے والی اور اس کے پیغام کو رُوئے زمین پر بسنے والی تمام قوموں تک پہنچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے والی مخلص و فدائی جماعت قائم کر دکھائی جس کے نتیجہ میں اسلام اور مسلمانوں کی از سرِ نو سربلندی اور عروج و ترقی کی راہ ہموار ہوئے بغیر نہ رہی۔ آج اسی مخلص و فدائی جماعت اور اس کے ایثار پیشہ افراد کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں قرآن مجید کا پیغام اور اس کی لازوال و بے مثال تعلیم کی اشاعت دُنیا کے گوشہ گوشہ میں ہو رہی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مع عربی متن نہایت وسیع پیمانے پر پھیلائے جارہے ہیں اور اقوامِ عالم کی سعید روحیں قرآن مجید کے حسن و جمال اور جماعت احمدیہ کے مخلص و فدائی افراد کی زندگیوں میں اس کے عملی نمونہ سے متأثر ہوکر اسلام کی طرف کھنچی چلی آرہی ہیں۔ الغرض ایک انقلابِ عظیم ہے جو رفتہ رفتہ دنیا بھر میں رُونما ہو رہا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں ہے کہ جب ہر طرف قرآن ہی کی حکمرانی ہوگی۔

تمام بنی نوع انسان قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھانے میں فخر محسوس کریں گے اور اس کے تمام احکام پر عمل پیرا ہوکر اِس دنیا کو صلح و آشتی اور امن و عافیت کا گہوارہ بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن"

(مسیح موعودؑ)

مکرم کیپٹن نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

اسلام کا قریباً ایک ہزار سالہ انتہائی شان و شوکت کا دور مسلمانانِ عالم کی اپنی کوتاہیوں، غفلتوں اور گناہوں کی پاداش میں زوال پذیر ہونا شروع ہوا تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمان حکومتوں پر یورپین اقوام قابض ہوگئیں ایک طرف ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے ساتھ چھو جانا گناہ سمجھنے لگے تو دوسری طرف انگریزی حکومت کے ایماء پر ہندوستان میں پادریوں کا سیلاب اُمنڈ آیا اور بڑے بڑے عالم اور مولوی عیسائی ہونے لگے مسلمانوں کی ایسی پستی کی حالت دیکھ کر ایک طرف ہندو مکہ مکرمہ پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہے تھے تو دوسری طرف عیسائیت صلیب کا جھنڈا لہرانے کے مذموم ارادے کر رہی تھی۔ مسلمانوں پر ایک ایسی قیامت تھی کہ غم سے نڈھال دل امام آخر الزمان کو پکار رہے تھے اور درد سے ہوئے دل مرثیہ خواں تھے۔

وہ دیں ہوتی تھی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اشکبار آنکھوں درد سے ڈوبے ہوئے دلوں اور غم سے نڈھال جسموں کی بے بسی اور فریادیں فضاؤں کو چیرتی ہوئی عرش معلّٰی پر جا پہنچیں۔ سننے والے خدا نے سنیں اور ان کو قبولیت بخشتے ہوئے مسیح مہدی امام آخر الزمان کو مبعوث فرمایا جس نے شکستہ دل اور زخموں سے چور امت کو آسمانی بشارتوں کے مطابق یہ خوشخبری دی کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسے کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام صـ ۱۰)

حضرت رسول اکرمؐ کے جانثار خادم اسلام کے سپہ سالار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنانِ اسلام کے خلاف ایک محاذ کھولا۔ جہاں ایک طرف قرآنی علوم کی تفسیروں کے دہانے کھول دئے تو دوسری طرف دعاؤں کے تیر کثرت سے چلائے گئے۔ اپنے پیاروں سے پیار کرنے والے خدا نے لیکھرام ڈوئی اور ان جیسے دوسرے دشمنانِ اسلام کے جرنیلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ اور ان کی فوجوں میں خوف و ہراس پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اس محاذ پر فتح پر فتح دیکھتے ہوئے "سچائی کی فتح ہوگی" کا اعلان کرتے ہوئے اسلام کے پہلوان نے مخالفینِ اسلام کو چیلنج کیا اور مسلمانانِ عالم کو یہ نوید دی کہ

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اس محاذ پر دشمنانِ اسلام نت نئے ہتھیاروں سے حملہ آور ہوتے رہے لیکن اسلام اور احمدیت کے جاں نثار سپاہی مسیح محمدی کے دئے ہوئے ہتھیاروں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے ان پر حاوی ہوتے گئے اور پھر نیک روحیں دلائل اور براہین سے گھائل ہو کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہوتی گئیں پے در پے ناکامیوں کے بعد دشمنانِ اسلام اور احمدیت اپنی خفت کو مٹانے کے لئے سازشوں اور اذیتیں پہنچانے میں بڑھتے گئے تو خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو تحریک جدید کا ایک نیا محاذ کھولنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ محاذ کھلا تھا کہ جاں نثارانِ احمدیت اسلام کا درد رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں نے وقفِ زندگی اور مالی قربانی کے اسلحہ و بارود کے ڈھیر لگا دئے اور ایک نئی جنگ کا آغاز ہوا جس سے کفر و تثلیث کے جھنڈے سرنگوں ہوتے گئے اور ان کے مرکزوں میں پانچ وقت باوازِ بلند لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا جانے لگا ایک ایسا زبردست روحانی انقلاب پیدا ہوا کہ جس کا اندازہ ایک انگریز نومسلم کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے کہ

"مجھے اسلام سے اتنی عداوت تھی کہ میں جب رات کو سوتا تھا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر سوتا تھا۔ مگر اب کسی رات مجھے نیند نہیں آتی جب تک میں محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لوں۔"

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

اسلام کی اس یلغار کے مقابلہ میں دشمنانِ اسلام پسپائی کے ساتھ ساتھ اپنے دفاع کے منصوبے بنانے لگے "یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے بیزار ہو رہا ہے اور اسکے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علَم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان اُدھر مائل ہو رہے ہیں۔ اس میلان کو روکنے اور تبلیغ کے اثرات کو دور کرنے کے لئے جس کا سب سے بڑا منبع انجمن جماعت احمدیہ ہے ہمیں اس کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا"

(اسلام کا عالمگیر غلبہ صـ)

خدائی بشارتیں اور موجودہ کامیابیاں بتا رہی تھیں کہ عنقریب موزوں وقت پر خدا تعالیٰ ایک بہت بڑے محاذ کے قائم کرنے کی بشارت دیگا جس کیلئے ضرورت ہوگی کہ روحانیت کے ساتھ ساتھ ذہنی اور جسمانی طور پر بھی ایسے صحت مند غازیانِ اسلام تیار ہوں جو قرآنی علوم کی ڈھال لے کر بگولے کی طرح تمام دنیا پر چھا جائیں اور منکرینِ اسلام کو خدائے احد اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں کھینچ لائیں آخر خدا تعالیٰ نے نافلۂ مسیح موعود حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک نئے محاذ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی طرف اشارہ فرمایا اس ارشادِ ربانی پر ہمارے پیارے محبوب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بڑی بشاشت اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس محاذ کا اعلان فرمایا اور خدام اپنی جذبۂ قربانی کی فطرت کے مطابق اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے کہ

میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تیرا
تیرا مجھ کو سونپتے کیا لاگے میرا

مال کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر فضاؤں کو چیرتے اور سمندروں کو پھلانگتے ہوئے پہنچ گئے۔ ہسپتال اور سکول قائم کر کے دردمند انسانوں کے ساتھ جسمانی اور ذہنی بیماریاں دور کر کے صحت مند معاشرہ قائم کرنے لگے خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اس محاذ پر بھی کامیابی عطا فرمائی۔ مسیح ناصری کے نام پر شفا دینے والے خدا تعالیٰ کے عاجز بندوں کی عاجزانہ دعاؤں اور اس کے فضلوں سے شفایابی کے نتیجہ میں بوکھلا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کے ہسپتال خالی ہونے شروع ہوگئے۔ سکول اور کالجوں کی رونقیں آہستہ آہستہ ختم ہونے لگیں۔

ایک خدا کے مقابل تین خداؤں کے نام نہاد طاقت پر انحصار کرنے والے اس محاذ پر بھی شکست کھانے لگے تو اسلام کے خلاف عالمگیر سازشیں ہونے لگیں اس سے پہلے کہ دشمنانِ اسلام اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہناتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر احمدیت کی اس صدی کے عالمگیر محاذ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی"

کی تمہید سنائی اور ساتھ ہی اس محاذ پر استعمال ہونے والے ۴ اسلحہ کا بھی تعین کر دیا۔ فرمایا

"جان مال اور نفلی عبادت، یعنی ماہوار روزہ۔ خدا تعالیٰ کی حمد اور دعاؤں سے اس محاذ پر ڈھیر لگا دو تا وقت آنے پر ایسی یلغار کی جائے کہ دشمنانِ اسلام کے پاؤں اکھڑتے چلے جائیں اس سے پہلے کہ وہ بھاگنے پائیں انہیں خدا تعالیٰ اور رحمۃ للعالمین کی محبت کی زنجیروں میں جکڑ کر آنے والی دوسری صدی کو تحفہ پیش کر دیں۔"

دنیا پرست دیکھ رہے ہیں کہ ان خدا پرست اور اسلام کے جانبازوں نے نعرۂ تکبیر بلند کر کے اس اسلحہ کے ڈھیر لگانے شروع کر دئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والو۔ خاتم النبیین کے فرزانو۔ دنیا کی رنگینیوں کو حقارت سے ٹھکرانے والو۔ مسیح محمدی کی فوج کے سپاہیو! اس محاذ پر بھی ڈٹ جاؤ۔ آنے والی نسلوں کے لئے وہ اوراق (جو صحابہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں سے لکھے) کو از سر نو ترتیب دو تا وہ یقین سے کہہ سکیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بشارت "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" حقیقت ہے بالکل حقیقت ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دوسرے محاذ پر جو پہلے کھل چکے ہیں ان کی طرف سے غفلت نہ برتیں۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے محاذوں کے ساتھ ساتھ تحریک جدید کا محاذ اپنے اسلحہ سے لیس رہنا چاہئیے۔ نصرت جہاں آگے بڑھو کے محاذ پر بھی کمی بیشی نہ آئے خدا نہ کرے کہ ہم کسی ایک محاذ پر بھی غفلت برتیں اور ہمیں بھی جنگ اُحد کا المیہ دیکھنا پڑے۔

اسلام اور احمدیت کے مجاہدو۔ کفر سمٹ رہا ہے اور انشاء اللہ مٹ کر رہیگا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے۔ دنیا کے سارے کفر مل کر بھی ہمارے خلاف محاذ قائم کر لیں۔ آپ کا خدا تعالیٰ سے جذبۂ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر۔ خلیفۂ وقت کی آواز پر قربانی کی تڑپ کے نتیجے میں وہ گھائل ہوں گے اور ایسے گھائل ہوں گے کہ رحمت للعالمین کے قدموں میں زندگی کا آخری سانس لینے میں خوش بختی سمجھیں گے۔

لاکھوں سلام ہوں مسیح موعود علیہ السلام پر۔ ہزاروں برکتیں نازل ہوں۔ آپ کے خلفاء پر جنہوں نے جماعت کی ایسے رنگ میں تربیت کی کہ عملی طور پر ہم صحابہؓ سے مل گئے۔ تو آئیں ہم بھی انصار مدینہ کی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد دہرائیں۔ کہ اے خدا تعالیٰ کے محبوبؐ۔ ہم اسلام کے غازی بن کر قرآنی علوم اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مشرق میں بھی لڑینگے۔ مغرب میں بھی لڑینگے۔ شمال میں بھی لڑینگے اور جنوب میں بھی اپنے آخری سانس تک لڑینگے تا دنیا خدائے واحد پر ایمان لے آئے اور اکناف عالم میں آپ پر درود بھیجنے والے پیدا ہو جائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

والد محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرمہ قدسیہ بنت ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب مرحوم نوشہرہ)

میرے والد محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم ۲۹ مارچ بروز جمعہ بعارضۂ قلب بوقت ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ بقضائے الٰہی لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم اگست ۱۹۲۱ میں پیدا ہوئے دکالت کی ابتدائی تعلیم نوشہرہ میں پائی چونکہ آپکے چھوٹے چھوٹے بہن بھائی بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ کا دل انسانی ہمدردی سے لبریز تھا اور سوز و گداز کا منبع تھا۔ اس لئے آپ نے ڈاکٹر بننے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ آپ مریض کو یوں تسکین دیتے تھے کہ ساری پریشانی دور ہو جاتی اور اعتماد بحال ہو جاتا۔ آپ کی خصوصیت یہ تھی کہ گفتگو ایک شخص سے کرتے مگر ہر مریض یہی محسوس کرتا کہ یہ گفتگو اسی کی ہمت افزائی کیلئے کر رہے ہیں۔ مریض کی دیکھ بھال کرتے وقت آپ کا چہرہ امید کے نقوش سے معمور ہوتا تمامتر توجہ مریض پر مرکوز کرتے اور اگر کسی مریض کی حالت بہت خراب ہوتی تو آپ گھبراہٹ کا بالکل اظہار نہ کرتے۔ اپنے ماتحت طبقہ سے اپنی اولاد جیسا سلوک کرتے تھے آپ نے کبھی ان پر رعب جمانے کی کوشش کی اور نہ ہی اتنے فری ہوئے کہ ملازم اپنے فرائض کو بھی بھول جائیں بلکہ میانہ روی اور اعتدال کو اپنائے رکھتے۔ حتی الوسع آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ میری کسی بات سے یا کسی حرکت سے کسی کا دل نہ دکھے۔

دل سوزی اور خود سپاری کا قیمتی خزانہ تھے خوشی اور غمی کے موقع پر سب سے پہلے حاضر ہوتے۔

مرحوم اخلاق کی ایک مکمل تصویر تھے پرہیزگار متقی اور دیندار تھے۔ نماز روزہ کے سختی سے پابند تھے۔ اگر نماز کا وقت ہوتا تو ضروری سے ضروری کام چھوڑ دیتے کسی محفل میں اجنبی معلوم نہیں ہوتے تھے۔ وہ کسی سے ملاقات کرنے سے گریز نہ کرتے آپ کی موجودگی میں محفل زعفران زار بن جاتی تھی۔

ہر شخص کا کام خوشدلی سے کرتے تھے اور کبھی اسکا اعلان و اظہار نہ کرتے۔ وہ اپنا تمام کام خود کرتے۔ آپ کے جسم میں اتنی پھرتی تھی کہ چند لمحوں کے لئے بھی ہاتھ پاؤں چلانے سے باز نہیں رہ سکتے تھے۔ بے حد صفائی پسند تھے۔ کبھی کسی مصیبت میں نہیں گھبراتے تھے۔ بلکہ آپ کے ہونٹوں پر ہمیشہ تبسم کھیلتا رہتا۔ اور دل کی تکلیفات اور دکھ درد کو محسوس کرتے اور اس کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے لیکن آپ نے اپنی تکلیفات کو کبھی دوسرے پر ظاہر نہیں کیا۔ ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہتے۔ حتیٰ کہ بیماری میں بھی یہی کہتے کہ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ اگرچہ بیماری کے دوران آپ کو بات کرنا منع تھا۔ لیکن اس کے باوجود اپنے بیوی بچوں اور دوست احباب سے خوب کھل کر باتیں کرتے تاکہ ان پر آپ کی تکلیف ظاہر نہ ہو۔ اور خوشدلی کا دامن کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

انتہائی صابر شاکر قانع اور پرہیزگار تھے جو کچھ ملتا اسی پر قناعت کرتے ہر حال میں خدا کا شکر بجالاتے سادگی پسند تھے اگرچہ خدا کا دیا سب کچھ تھا لیکن اسکے باوجود عمر بھر سادہ لباس پہنا اور اپنی اولاد کو بھی سادگی کا درس دیتے رہے۔ رشوت سے آپکو سخت نفرت تھی جن دنوں آپ ہسپتال میں ایم.او تھے تو آپکا چپڑاسی آپکو کہا کرتا تھا کہ سابق سول سرجن تو فلاں فلاں جائز و ناجائز طریقے سے کماتے تھے آپ ایسا کیوں نہیں کرتے تو آپ بہت ناراض ہوتے اور کہتے جو مزہ حلال کی کمائی میں ہے وہ حرام کی کمائی میں نہیں۔ آپ غریبوں کا مفت علاج کرتے ان سے کچھ بھی نہ لیتے کیونکہ آپ کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر کا بھی ایک مقصد ہونا چاہئیے کہ اسے روپے پیسے کی لالچ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عوام کی بھرپور اور بے لوث خدمت کرنی چاہئیے۔ مرحوم چونکہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ اس لئے آپ کو اپنے والدین سے بے حد محبت تھی آپ اپنی اولاد کو بھی بہت چاہتے تھے۔ آپ کی والدہ جو کہ ابھی تک بقید حیات ہیں ان کو آپ بے حد چاہتے تھے اور ان کی ذرا ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے مرتے دم تک یہی کہتے رہے کہ میرے بعد میری والدہ کا خیال رکھنا۔ آپ اپنی اولاد کو اپنی زندگی ہی میں پھلتا پھولتا اور تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ دیکھنا چاہتے تھے۔ خدا ان کی اس خواہش کو پورا کرے (آمین ثم آمین) اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

المختصر مرحوم ہنستے کھیلتے زندہ رہے اور ہنستے کھیلتے اٹھ گئے آغاز اور انجام دونوں قابل رشک ہیں۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۵۲ سال تھی اور آپ پشاور میونسپل کمیٹی میں ہیلتھ آفیسر تھے جنازہ پشاور سے ربوہ لیجایا گیا جہاں خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے قبر تیار ہونے پر انکے ہم زلف مرزا عبدالرحمن صاحب نے دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

دعائے مغفرت

میری خالہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مکرم برادرم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب۔ آف کماس ضلع لاہور بقضائے الٰہی اپنے آبائی گاؤں موضع نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ میں بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء صبح ساڑھے چھ بجے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نہایت مخلص۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور تبلیغ کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ نہایت ہنس مکھ اور ملنسار تھیں۔ اپنی لجنہ کی طرف سے ایک عرصہ سے اپنے اجتماع میں بطور نمائندہ شریک ہونے کا بھی انہیں شرف حاصل تھا۔

انکی نعش کو ربوہ لایا گیا مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۴ء کو مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین صاحبزادے۔ دو بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں بلند مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مقبول احمد ذبیح سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ ربوہ۔

ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک رپورٹ کارگزاری باقاعدہ بھجوانا قائد خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان خدمت درویشان فنڈ

:: (۲) ::

نام	رقم	
محترمہ فریدہ منظور صاحبہ گجرات شہر	۲۰ — ۰۰	روپے
محترم فضل الرحمن صاحب جنرل مینیجر شوگر مل ۔ سرائے نورنگ	۱۰ — ۰۰	″
″ غلام حسین صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	۸ — ۰۰	″
″ عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۶۵ — ۰۰	″
″ نعیم احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۵ — ۰۰	″
محترمہ شاہدہ شفیق صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۵ — ۰۰	″
ایک دوست بذریعہ وکیل المال ثانی تحریک جدید	۵۰ — ۰۰	″
محترم اخوند فیاض احمد خان صاحب محمد نگر لاہور	۱۰ — ۰۰	″
″ خلیل احمد صاحب دہلی گیٹ ″	۱ — ۰۰	″
″ ڈاکٹر احمد علی صاحب ″	۱ — ۰۰	″
″ چوہدری عبدالستار صاحب سمن آباد ″	۱ — ۰۰	″
″ حکیم محمد حنیف صاحب بھٹی باندھی	۵ — ۰۰	″
″ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قاضی احمد نواب شاہ (سندھ)	۵ — ۰۰	″
″ ملک محمود احمد صاحب گوجرانوالہ	۵ — ۰۰	″
″ احمد الدین صاحب ″	۱ — ۰۰	″
″ محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خان	۹ — ۰۰	″
″ منصور احمد صاحب بشیر کوارٹرز تحریک جدید ربوہ	۱۲ — ۵۰	″
مکرمی مولوی عبدالمنان صاحب مربی بحساب جماعت احمدیہ ساہیوال	۳ — ۰۰	″
محترمی عنایت اللہ صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۲۲ — ۰۰	″
″ عبدالہادی صاحب ساجد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قمر آباد ۔ نواب شاہ (سندھ)	۹۲ — ۰۰	″
محترم رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱۶ — ۰۰	″
″ محمود احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان	۱۰ — ۰۰	″
دفتر لجنہ اماء اللہ بحساب محترمہ والدہ میر نور احمد صاحب ٹالپور ۔ حیدر آباد (سندھ)	۵ — ۰۰	″

دعائے مغفرت

خاکسار کے نانا جان محترم میاں احمد اللہ صاحب آف چارکوٹ (راجوری) حال مبارک آباد ضلع حیدر آباد بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم جماعت احمدیہ چارکوٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ احمدیت قبول کرنے پر بہت سے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن ثابت قدم رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مقامی مبلغ کے ساتھ تبلیغ کے لئے پہاڑی علاقہ میں دُور دُور تک چلے جاتے تھے اور اپنے کاروبار کی پرواہ تک نہ کرتے تھے۔

مرحوم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں ہے۔ صرف تین لڑکیاں ہیں جو کہ شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

(راجہ محمد حسین پہرہ دار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے!

مکرم غلام سرور صاحب بٹ ولد محمد بخش صاحب بٹ موصی نمبر ۵۳۹۵ آف گجرات کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ پہلے یہ صاحب میگاڈی کینیا (افریقہ) میں کام کرتے تھے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ ۔ (ترمذی ۔ فضائل القرآن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قرآن کریم کا کوئی حصہ یاد نہیں وہ ایسے گھر کی مانند ہے جو ویران ہے۔

قرآن کریم زبانی یاد کریں اور اس کے مطالب سے بھی آگاہ ہوں۔ تفسیر صغیر آپ کی معلم بن سکتی ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ)

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب

راولپنڈی کے تعلیمی اداروں کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب برائے ۷۵/۷۴ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فرائض کما حقہ، ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۱) مکرم سید ساجد احمد صاحب ۔ صدر ۔
(۲) ″ نصیر الدین صاحب ۔ جنرل سیکرٹری ۔
(۳) ″ مظفر احمد صاحب ضیاء ۔ فنانس سیکرٹری ۔

(مرزا طاہر احمد)

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فاطمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی وفات پاچکی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت میں اس وقت مبلغ ۲۷۴۰/۲۵ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) کرنل احمد نعیم صاحب پسر (۲) زینب بیگم صاحبہ (۳) سلیمہ بیگم صاحبہ (۴) نعیمہ بیگم صاحبہ (۵) ثمینہ بیگم صاحبہ دختران۔

۵۷۹۵ / ۱۴۳-۷۸

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۲۷۴۰/۲۵ روپے مجھے ادا کی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دیجائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کا پوتا اور مکرم قاضی عبدالمجید صاحب کا نواسہ ہے۔ "احمد ابراہیم" نام تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اسے نیک خادم دین بنائے۔ نیز لمبی۔ صحت والی اور برکت والی عمر عطاء فرمائے۔ آمین

(محمد نعیم مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان ۔ منگلا)

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحی طلعت سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ ملیر چھاؤنی (کراچی) جس کی شادی کو عرصہ تقریباً انیس سال ہوگیا ہے۔ اب تک اولاد سے محروم ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت مند اور خدمت دین بجالانے والی اولاد سے نوازے۔ آمین

(سعیدہ بیگم دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ)

بچوں کا سوکھا پن

دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ لاغر اور کمزور ہونا دست آنا اور دودھ اُلٹنا وغیرہ بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے دُور ہو کر بفضلہ تعالیٰ بچہ صحت مند اور توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی کورس -/۳

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتۂ وقفِ جدید

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے وعدہ جات بھجوانے کے لئے ۳۰ر شہادت ۱۳۵۳ ہش / ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اِس مدت کے اختتام پذیر ہو جانے کے بعد قریباً ایک ماہ کا عرصہ گذر رہا ہے لیکن تاحال بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات (بالغان و اطفال) موصول نہیں ہوئے جو فکر مندی کی بات ہے۔

مزید بر آں امسال حضور کے ارشاد کہ "ہندوؤں میں تبلیغ" کے لئے ایک لاکھ روپیہ زائد ادا کیا جائے کے باعث نیز عمومی مہنگائی کے نتیجہ میں وقفِ جدید کا بجٹ قریباً دوگنا ہو گیا ہے بایں ہمہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی موجودہ رفتار تسلّی بخش نہیں جس سے تشویش کی صورت پیدا ہو رہی ہے کہ اِس طرح پر مشخّصہ اخراجات پُورے نہیں ہو سکیں گے۔

بدیں صورتِ حالات امراء و صدر صاحبان، متعلقہ عہدیداران و احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وقفِ جدید کے وعدہ جات اور وصولی کے کام کو تیز کرنے کے لئے ۳۱ر ہجرت تا ۶ر احسان / ۳۱ر مئی تا ۶ر جون "ہفتہ وقفِ جدید" منایا جائے تاکہ وقفِ جدید کا موجودہ بحران دُور ہو سکے۔

دفتر وقفِ جدید کی طرف سے بعض ذی ثروت احباب کی خدمت میں خصوصی معاونین میں شمولیت کے لئے چٹھیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ ہفتہ ہذا کے دوران ایسے احباب کے پاس پہنچ کر کوشش کی جائے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اس موقع پر وقفِ جدید کی خصوصی اعانت فرمائیں اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے خصوصی انعامات کا مستحق بنائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور انہیں اِس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

انتظامیہ کمیٹی فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۴ء

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۴ء کے جملہ انتظامات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی ہے:۔

۱ ۔ منتظم اعلیٰ		ابو العطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۲ ۔ تدریس و امتحانات کا انتظام		مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد
۳ ۔ قیام ۔ استقبال ۔ رہائش ۔ الوداع	”	مولوی عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۴ ۔ عمومی نظم و ضبط	”	چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ
۵ ۔ تربیت	”	مسعود احمد صاحب جہلمی سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
	”	محمد اسلم صاحب صابر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج
۶ ۔ انتظام طعام	”	صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دار الضیافت
۷ ۔ اہتمام مذاکرہ	”	قریشی محمد اسلم صاحب سابق مبلغ ٹرینیڈاڈ
۸ ۔ مشق تقاریر	”	جمیل الرحمٰن صاحب رفیق سابق مبلغ تنزانیہ
۹ ۔ کھیلوں کی نگرانی	”	مولوی منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ نائیجیریا
۱۰ ۔ جملہ مطبوعات	”	سید عبد الحی صاحب ایم۔ اے
۱۱ ۔ طبّی امداد	”	حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ
۱۲ ۔ انچارج دفتر	”	مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی لہٰذا احمدی لیڈی ڈاکٹر فوری توجہ دیں۔ ان کو تنخواہ بھی گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق ملے گی اور مرکز میں کام کرنے اور سلسلہ کی خدمت کرنے کا ثواب اس کے علاوہ ہو گا۔ امید ہے احمدی لیڈی ڈاکٹر صاحبات جلد سے جلد اپنے آپ کو اِس خدمت کے لئے پیش کریں گی۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ہفتۂ قرآن مجید

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہفتہ قرآن مجید ۷ر جون تا ۱۴ر جون منایا جا رہا ہے۔ اِس ہفتہ کی تقریبوں کے لئے سات مضامین پر مختصر نوٹس چھپ چکے ہیں جو تھوڑی تھوڑی تعداد میں جماعتوں میں بھجوائے جا رہے ہیں تاکہ مقررین ان سے استفادہ کر سکیں۔ احبابِ جماعت سے ان مضامین پر اجلاسوں میں تقاریر کروائی جائیں اور رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں ارسال کی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

تاجر پیشہ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

جماعتِ احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تاجر پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہے۔ ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار، یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تاجر احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو نکال کر رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ عزیزہ خالدہ مبارکہ ایم۔ اے، بی۔ ایڈ بنت محترم مولانا تاج الدین صاحب لائلپوری مرحوم سابق ناظم دار القضاء کی تقریب رخصتانہ ۲۴ر مئی ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح ۲۳ر مئی ۱۹۷۴ء کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں بعد نماز ظہر برادرم عزیز اللہ صاحب ابن مکرم محمود معین الدین صاحب مرحوم آف کراچی کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپیہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے اختتام پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء ربوہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اِس رشتہ کے ہر لحاظ سے نہایت بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبشر احمد ابن محترم مولانا تاج الدین صاحب فاضل مرحوم۔ ربوہ)

عاجزانہ درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز زبیر احمد جس کے دماغ کا اپریشن ۲۵ر مارچ کو ہوا تھا ابھی تک ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اپریشن کے ۱۳ دن کے بعد اس کو مکمل ہوش آ گیا تھا۔ اب عام حالت اچھی ہے لیکن صحت کی رفتار بہت سست ہے۔ ابھی تک اس کے سر کا زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ اس کے دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ قوت گویائی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ ویسے ڈاکٹر تسلی دیتے ہیں اور اس کی صحت کے بارے میں پُر امید ہیں۔ تمام احبابِ جماعت اور بزرگانِ کرام کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید اور مسلسل دعاؤں کی عاجزانہ درخواست بھی کرتا ہوں۔

خاکسار محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ)
۲/۳۷ سرور روڈ لاہور چھاؤنی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴